مجھے کچھ اور بھی کم بخت کے سوا کہیئے

کہ یہ تو لفظ ازل سے مرے خطاب میں ہے

——— رسا

مگر اس خاص پہلو سے قطع نظر رندی و شگفتگی کی لہر ساری اردو غزل میں دوڑتی ہوئی نظر آتی ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں سے ظاہر ہے

کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا

ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

——— سودا

فرصت جو پا کے کہیئے کبھو درد دل تو ہائے

وہ بد گمان کہے ہے کہ ہم کو یقین نہیں

——— جرأت

ہم نے سوچا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد

وہ بھی کم بخت ترا چاہنے والا نکلا

——— نظیر

کیا کہا ؟ کس نے کہا ؟ کس سے کہا ؟ کب ؟ کس گھڑی ؟

کس جگہ ؟ کس وقت ؟ کس دم ؟ آپ کا چرچا کیا

——— انشا

سب گرم نگاہ گرم ہنسی گرم ادا گرم

وہ نام خدا سر سے ہیں تا ناخن پا گرم

——— انشا